

2063- فجر یا عصر کے بعد سونے کا حکم

سوال

کیا فجر کے بعد سونے کے بارے میں کوئی حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

فجر کے بعد سونے کی مانعت کے بارے میں کوئی نص نہیں ہے، اس لئے یہ عمل اصل پر قائم رہے گا، اور وہ ہے: اباحت، [یعنی فجر کے بعد سونے میں کوئی حرج نہیں]

لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا طریقہ کاریہ تھا کہ وہ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو سورج طلوع ہونے تک اپنی نماز کی جگہ ہی بیٹھے رہتے تھے، جیسے کہ صحیح مسلم: (1/463) حدیث نمبر: (670) میں سماک بن حرب سے مروی ہے کہ: "میں نے جابر بن سرہ سے کہا: کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیٹھا کرتے تھے؟" انہوں نے کہا: "ہاں! بہت زیادہ، آپ فجر کی نماز حس بجلک پڑھتے تھے اسی جگہ سورج طلوع ہونے تک بیٹھے رہتے، چنانچہ جب سورج طلوع ہو جاتا تو کھڑے ہو جاتے؛ آپ کے ساتھی باتیں کرتے جاہلیت کے زمانے کی باتیں بھی کرتے، تو صحابہ کرام سن کر بنتے، اور آپ [صرف] مسکرا دیتے"

ایسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعائیں تھیں کہ میری امت کیلئے صح کے وقت میں برکت ڈال دے، جیسے کہ صحیح الفائدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یا اللہ امیری امت کیلئے صح کے وقت میں برکت ڈال دے)، راوی کہتے ہیں کہ: جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹا بڑا شکار سال کرنا ہوتا تو صح کے وقت ہی بھیجتے تھے، اور صحرا تاجر صحابی تھے، آپ اپنے تجارتی فائل کو صح کے وقت بھیجا کرتے تھے، تو آپ کو خوب مال و دولت نصیب ہوا۔

اس روایت کو ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ نے ایسی مندرجہ روایت کیا ہے جس میں ایک محبوں راوی ہے، لیکن اسکی تقویت کیلئے علی، ابن عمر، ابن مسعود، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم وغیرہ کی روایات بھی موجود ہیں۔

اسی بنابر کچھ سلف صالحین نے فجر کی نماز کے بعد سونے کو مکروہ سمجھا ہے، چنانچہ ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ اپنی کتاب "مصنف": (5/222) حدیث نمبر: (25442) میں عروہ بن زبیر سے صحیح مندرجہ روایت کرتے ہیں کہ: "زبیر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں کو صح کے وقت سونے سے منع کیا کرتے تھے"

اور عروہ کہتے ہیں کہ: "میں جس وقت کسی کے بارے میں یہ سنتا ہوں کہ وہ صح کے وقت سوتا ہے تو میری اس میں دلچسپی ختم ہو جاتی ہے"

خلاصہ یہ ہے کہ:

انسان کیلئے بہتر یہ ہے کہ اس وقت کو دنیاوی یا اخروی فائدے کیلئے استعمال کرے، اور اگر اپنے کام کا ج میں بھرپور توجہ حاصل کرنے کیلئے کوئی آرام کر لے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، خصوصاً اگر اسے دن میں سونے کا وقت ہی اسی وقت ملتا ہو، چنانچہ ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب "مصنف": (5/223) حدیث نمبر: (25454) میں ابو زید بنی سے روایت کیا ہے کہ: "عمر رضی اللہ عنہ صیب کے پاس صح کے وقت آئے، تو صیب سوئے ہوئے تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے انکے بیدار ہونے تک بیٹھ کر انتظار کیا، تو صیب کئنے لگے: امیر المؤمنین ابیٹھے ہوئے ہیں، اور صیب سویا ہوا ہے!!" تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "محبے اچھا نہیں لگا کہ آپ کو میٹھی نیند سے جگا دوں"

بکھر عصر کے بعد سونا بھی جائز اور مباح ہے، اس وقت میں سونے کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی چیز ثابت نہیں ہے۔

اور اس بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب حدیث کہ آپ نے فرمایا : (جو شخص عصر کے بعد سونے اور اسکی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے) یہ حدیث باطل ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے، دیکھیں : "سلسلۃ ضعیفۃ" حدیث نمبر : (39)

واللہ اعلم.